

تفسیر مدارک کے سوالات و جوابات

سوال 1: اُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا حَقًّا کے بارے کتنے ترکیبی احتمال بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: اس حقا میں دو احتمال ہیں (1) مضمون جملہ کی تاکید کیلئے لائے

(2) کافرین کے مصدر کی صفت بیان کی

سوال 2: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجُورُهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (۱۵۲) اس آیت میں کن کا رد ہے؟ بالتفصیل لکھیں؟

جواب: (1) اس آیت میں معتزلہ کے اس باطل عقیدہ کا رد ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ اس آیت مبارکہ میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان میں تفریق نہ کرے تو اس کو اس عمل حسن کا اجر ملے گا خواہ وہ مرتکب کبیرہ ہی کیوں نہ ہو تو وہ بھی اس وعدہ کے تحت داخل ہوگا۔

(2) اس آیت میں اسی طرح ان لوگوں کی تردید ہے جو اللہ پاک کی فعلی صفات کے قدیم ہونے کے قائل نہیں جیسے رحمت و مغفرت کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا یعنی اللہ پاک غفور و رحیم ہے حالانکہ وہ ان کا قول ہے کہ وہ ازل میں غفور و رحیم نہ تھا

سوال 3: وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ... لَا تَعْدُوا کی کتنی قراءت بیان کی گئی ہیں قراءت لکھیں اور کس کی قراءت ہے یہ بھی لکھیں؟

جواب: قاری ورش نے لَا تَعْدُوا (عین مفتوح دال مشدد) پڑھا ہے جبکہ قاری نافع مدنی نے لَا تَعْدُوا (عین کو ساکن اور دال کو مشدد کر کے پڑھا) اور ان دونوں نے تَعْدُوا کی (تاء کو دال میں مدغم) کر کے پڑھا ہے اور یہی (تَعْدُوا) قراءت حضرت ابی کی ہے مگر انہوں نے ایک روایت کے مطابق تاء کو دال میں مدغم کیا اور عین کو ساکن

جواب: یہودیوں نے عہد کو توڑا اور اللہ کی آیات اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا اور انبیاء کو ناحق قتل کیا اور اس کے علاوہ نافرمانیوں کی بناء پر ان پر طیبات کو حرام قرار دیا گیا

سوال 5: غُلْفُ کی جمع کیا ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

جواب: غُلْفُ جمع ہے اَغْلَفُ کی جس کا معنی ہے پردہ میں ڈھانپ دینا اس طرح کے کوئی وعظ و نصیحت اثر انداز نہ ہو۔

سوال 6: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کیوں کہتے ہیں؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے برکت کے ساتھ چھوا تھا لہذا آپ مسیح بمعنی مسح ہوئے یا اس لئے کہ آپ علیہ السلام بیماروں اور مادرزاد نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر تندرست کر دیتے تھے تو آپ کا نام مسیح بمعنی ماسح یعنی چھو کر شفاء یاب کرنے والے

سوال 7: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو جب یہودیوں نے قید کیا تو ان کے خلاف آپ نے کون سی دعاء کی اور یہودیوں کو کیا سزا ملی؟

جواب: یہودیوں کے خلاف آپ نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا "اللهم انت ربی وبکلمتک خلقتنی، اللهم العن من سبنی وسب والدتی" یعنی اے میرے اللہ! تو میرا رب ہے اور تو نے مجھے اپنے کلمہ "کُنْ" سے پیدا فرمایا، اے اللہ! جس نے مجھے اور میری والدہ کو قید کیا ان پر لعنت فرما چنانچہ جنہوں نے آپ کو اور آپ کی والدہ کو قید کیا تھا اللہ پاک نے انہیں بندر اور خنزیر بنادیا۔

سوال 8: یہودیوں پر عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور سولی دیئے جانے والا معاملہ کس طرح مشتبہ ہوا اور کیا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا یا سولی دی گئی؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا نہ ہی سولی دی گئی بلکہ ان کو اللہ پاک نے آسمان کی طرف اٹھالیا اور ان

یہودیوں پر معاملہ کس طرح مشتبہ ہوا؟

جب اللہ پاک نے یہودیوں میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو قید کیا تھا ان کو بندر اور خنزیر کر دیا تو یہودی آپ کو قتل کرنے کیلئے جمع ہوئے اور اللہ نے آپ کو خبر دی اور فرمایا: عنقریب آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور یہودیوں کی صحبت سے آپ کو پاک کر دیا جائے گا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اسے میرے ہم مثل بنادیا جائے اور اس کو قتل کر کے سولی دی جائے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں تیار ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر ان کی شبیہ ڈال دی اور اسے قتل کر کے سولی دی گئی اور بعض نے کہا کہ ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منافقت رکھتا تھا چنانچہ جب لوگوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے کہا میں تمہیں بتاتا ہوں پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا اور اس منافق پر شبیہ ڈال دی اور جب یہودی گھر میں داخل ہوئے تو اس منافق شخص کو قتل کر دیا بخ خیال کرتے ہوئے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں

سوال 9: وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ... "اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اختلاف کر رہے

ہیں" یہاں کن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی طرح اختلاف کیا؟

جواب: جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اختلاف کیا تھا وہ یہودی تھے اور انہوں نے کہا کہ اس

مقتول کا چہرہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے اور بدن ہمارے صاحب کی طرح ہے یا پھر نصرانیوں نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام الہ ہیں اور آلہ کے بیٹے ہیں اور تین خداؤں میں سے تیسرا الہ و خدا ہیں۔

سوال 10: وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ... اس آیت میں "بہ اور موتہ" کی ضمیروں

کے احتمالات بیان کریں؟

جواب: ایک احتمال ہے کہ دونوں ضمیروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں تو معنی ہوگا "کہ اہل کتاب عیسیٰ علیہ

السلام پر ایمان لے آئے گیں ان کی وفات سے قبل"

جواب: ایمان کی درستی کیلئے انبیاء و رسل کی آنکھوں سے معرفت ضروری نہیں بلکہ شرط ہے کہ ان سب انبیاء و رسل پر اجمالا ایمان ہو کیونکہ اگر ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں سے معرفت شرط ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کا قصہ بیان فرما دیتا

سوال 12: رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ... رسلا کے منصوب ہونے کی کتنی وجوہ ہیں اور کون کون سی بیان فرمائیں؟

جواب: (1) رسلا "فعل مدح کی بناء پر منصوب ہے آئی اَعْنِي رُسُلًا

(2) پہلے رسلا سے بدل ہے

(3) یا پھر مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے آئی اَرْسَلْنَا رُسُلًا

سوال 13: انزلہ بعلمہ... اللہ پاک نے قرآن کو اپنے علم سے نازل کیا، اس آیت مبارکہ میں معتزلہ کی کیسے تردید ہے؟

جواب: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنی ذات کے لیے "صفت علم" کو ثابت کیا تو صفات فعلیہ کے متعلق معتزلہ کے باطل عقیدہ کی تردید ہے۔

سوال 14: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ... اہل کتاب نے کیا غلو فی الدین کیا؟

جواب: یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ کو کم کرنے میں غلو کیا یہاں تک کہ انہیں زانیہ کا بیٹا کہا (العیاذ باللہ) اور نصاریٰ نے ان کو بڑھانے میں غلو کیا یہاں تک کہ انہوں نے ابن اللہ کہہ دیا۔

سوال 15: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "کلمۃ اللہ" کیوں کہا گیا؟

جواب: ان کو کلمہ اللہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جس طرح کلام سے ہدایت

سوال 17: اَلْقَهَّآ اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ... "اس کا ایک کلمہ ہے جو کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح" اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے عیسائی نے جو اعتراض کیا وہ اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب: اس آیت کے اس حصہ "روح منہ" (یعنی اللہ کی طرف سے روح ہے) پر خلیفہ ہارون الرشید کے عیسائی غلام نے کہا کہ تمہاری کتاب میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے جزو (بیٹے) ہیں؟

تو اس کا جواب دیتے ہوئے علی بن حسین بن واقد نے ایک آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور وہ یہ ہے **وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ**۔۔۔" یعنی اور تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے "اگر عیسائی کی بات "روح منہ" مان لیں اور کہیں کہ اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس طرح تو "جمیعاً منہ" سے تمام مخلوق ابناء اللہ ہوگی اور یہ تو عیسائی بھی نہیں مانتے (العیاذ باللہ) لہذا جس طرح جمیعاً منہ سے تمام مخلوق ابناء اللہ نہیں ہو سکتی اسی طرح "روح منہ" سے عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ نہیں ہو سکتے بلکہ "روح منہ" سے مراد اس کی تخلیق و تکوین ہے

سوال 18: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةً اٰتَتْهُوَ خَيْرًا لَّكُمْ اَتٰىمَآ اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهُ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَلَدٌ لَّهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ؕ

اس آیت کا ترجمہ کریں اور اس آیت کا حصہ "لہ ما فی السموات وما فی الارض" سے اللہ پاک نے اپنا تنزیہ اور اپنی پاکیزگی کیسے بیان کی تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: ترجمہ: تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی

سے اس سے کم اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی کار ساز ہے

سوال 19: وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ... سے کون سے فرشتے مراد ہیں؟

جواب: یہاں وہ مقرب فرشتے مراد ہیں جو عرش کے ارد گرد ہوتے ہیں مثلاً حضرت جبرائیل و میکائیل و اسرافیل اور جو انہیں کے طبقوں کے ارد گرد ہوتے ہیں۔

سوال 20: لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا اس آیت کا ترجمہ کریں؟ اور اس کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: ترجمہ: ہر گز مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔

شان نزول: جب نجران کا وفد سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ ہمارے بزرگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عیب کیوں لگاتے ہیں؟ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کیا کہتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا بندہ ہونا کوئی عار و عیب والی بات نہیں، انہوں نے کہا عیب ہے تو اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سوال 21: لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ... اس آیت مبارکہ میں کس کا رد ہے؟

جواب: ایک تو عیسائیوں کا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے "عبد اللہ" ہونے کے منکر تھے

اور دوسرا عرب کے ان لوگوں کی تردید ہے جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔

سوال 22: لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ... اس آیت مبارکہ سے

معتزلہ نے جو اعتراض کیا وہ لکھیں اور اس کا جواب بھی تحریر فرمائے؟

جو لوگ بنی آدم پر فرشتوں کی فضیلت کے قائل ہیں اور معتزلہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ فرشتے افضل ہیں بشر سے اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ ترقی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہوتی ہے چنانچہ کہا جائے کہ "فلاں شخص میری خدمت سے عار محسوس نہیں کرتا اور نہ اس کا باپ عار محسوس کرتا" باپ کی جگہ غلام نہیں کہا جاسکتا (بیٹے سے باپ افضل ہوتا ہے غلام افضل نہیں ہوتا) غلام اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بہتر نہیں کیونکہ ترقی اعلیٰ کی طرف ہوگی ادنیٰ طرف نہیں اسی طرح آیت مبارکہ میں فرمایا "ولا الملائکہ المقربون" تو معنی ہوگا کہ جو ان (عیسیٰ علیہ السلام) سے شان میں بڑھ کر ہیں اور فضیلت میں ان سے زیادہ ہیں بارگاہِ جدا میں جو مقرب فرشتے ہیں وی بھی اللہ کا بندہ بننے میں عار محسوس نہیں کرتے اور اس پر صفت "مقربین دلالت کرتی ہے؟

معتزلہ اور اسکے علاوہ کو جواب:

ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ ثانی اول سے افضل ہوتا ہے لیکن اس کا اس بحث سے تعلق نہیں جس میں ہمارا اختلاف ہے کیونکہ آیت بتلا رہی ہے کہ تمام ملائکہ مقربین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں اور ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تمام فرشتے بحیثیت مجموعہ ایک انسانی رسول سے افضل ہیں اور بعض اہل سنت اسی کے قائل ہیں اور یہ انہیں کی طرف سے جواب ہے اور یہ اس لئے ہے کہ فرشتے انسان کی قدر سے بڑھ کر قدرت فائقہ اور علوم لوحی رکھنے اور توالد و ازدواجیت سے پاک ہونے کے باوجود اللہ کا بندہ ہونے میں عار محسوس نہیں کرتے تو جو دوسرے سے پیدا ہوا وہ کیونکر عار محسوس کرے گا حالانکہ بشران چیزوں پر قدرت نہیں رکھتا جن پر فرشتے قادر ہوتے ہیں اور بشران چیزوں کو نہیں جانتا جن کو فرشتے جانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پکڑ میں سختی اور علوم میں وسعت اور عجیب و غریب اور نرالی پیدائش احمقوں میں یہ وہم پیدا کر دیتی ہے کہ ان اوصاف کی حامل شخصیت عبودیت و بندگی سے بلند و بالا ہے جیسا کہ عیسائیوں کو یہ وہم ہوا جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور مادر زاد نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفاء یاب کرتے اور مردوں کو زندہ کرتے اور لوگ جو اپنے گھروں میں کھاتے اور جو بچاتے سب کی خبر من و عن دین دیتے ہیں تو انہوں نے آپ کو عبودیت و بندگی سے منزہ جانا لیکن ان سے کہا گیا کہ یہ اوصاف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر فرشتوں میں موجود ہیں اس کے باوجود وہ اللہ کی بندگی سے عار محسوس نہیں کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے "عبد اللہ" ہونے میں عار محسوس کریں گیں۔

جواب: ہمارا موقف ہے خواص بشر یعنی انبیاء کرام علیہم السلام خواص ملائکہ سے یعنی وہ رسل ملائکہ ہیں، افضل ہیں جیسے جبرائیل و میکائیل و عزرائیل اور ان کی طرح دیگر فرشتے (خواص ملائکہ ہیں انبیاء ان سے افضل ہیں) اور خواص ملائکہ عوام مومنین سے افضل ہیں اور عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے۔

دلیل: بشر کی ملائکہ پر فضیلت میں ہماری یہ ہے کہ انسان اللہ کے لئے اپنی خواہشات کو ترک کرتا باوجود اس کے کہ انسان کی فطرت میں یہ خواہشات ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام ملائکہ سے عصمت میں بڑھ گئے لیکن نفسانی واردات اور جسمانی دوائی کو مغلوب کرنے میں وہ ملائکہ سے افضل ہیں پس ان کا رب کی اطاعت کرنا فرشتوں کی نسبت زیادہ گراں قدر اور شاق ہے کیونکہ ان کے اطاعت کرنے میں بہت سے موانع (نفسانی محرکات و خواہشات) موجود ہوتے ہیں جبکہ فرشتوں کی اطاعت اور موانع سے خالی ہوتی ہے کیونکہ ان کی تخلیق ہی اطاعت پر کی گئی ہے لہذا حدیث نبوی کے مطابق انبیاء و مومنین کو ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

سوال 24: فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا آیت کا ترجمہ کریں اور تفصیل مفصل کے مطابق نہیں اس کا جواب دیں؟

جواب: ترجمہ: تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی مزدوری انہیں بھرپور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوانہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

تفصیل مفصل کے مطابق نہیں؟

تفصیل میں دو فریق کا ذکر ہے اور مفصل (جس کی تفصیل کی گئی) میں ایک فریق کا:

یہ اسی طرح ہے جس طرح کہے "جَمَعَ الْإِمَامُ الْخَوَارِجَ" حاکم نے خوارج (باغیوں) کو جمع کیا تو جن لوگوں نے خروج (بغاوت و سرکشی) نہیں کیا ان کو پوشاک پہنائے گا اور ان کو انعام دے گا اور جن لوگوں نے خروج کیا ان کو سزا

میں ارشاد ہوا "فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ" اس آیت میں تفصیل میں دو فریقوں میں سے صرف

ایک کا ذکر کیا گیا

(2) دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ (ایمان دار اور فرمانبردار) پر احسان کر کے ان (نافرمانوں) کو غمگین کیا جائے لہذا یہ بھی ان کو عذاب دینے میں داخل ہے۔

سوال 25: يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۖ اس آیت کا شان نزول بیان کریں نیز کلالہ کسے کہتے

ہیں؟

جواب: شان نزول: جب حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار تھے تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالْہِ وَسَلَّمَ حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت جابر رَضِيَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بے ہوش تھے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو فرما کر اس کا پانی اُن پر ڈالا

تو انہیں افاقہ ہوا (آنکھ کھول کر دیکھا تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے)۔ عرض

کیا، یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

کلالہ کی تعریف: کلالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے، نہ اولاد۔

سوال 26: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۖ عقود کے کتنے معنی بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: (1) یہاں مراد وہ معاہدے ہیں جو اللہ پاک نے اپنے بندوں سے لئے اور ان کا مکلف بنا کر ان پر لازم کئے

(2) یا پھر وہ معاہدے جو محمد پر ایمان لانے والوں سے کئے

(3) یا پھر جو آپس میں تم معاہدے کرتے ہو اور ظاہر آیت بتا پے کہ اس سے وہ معاہدے مراد ہیں جو اللہ پاک نے اپنے

دین میں حلال و حرام سے متعلق باندھے۔

سوال 27: بھیہہ کسے کہتے ہیں؟

سوال 29: بر، تقویٰ، اثم، عدوان کے معنی تفسیر مدارک کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب: بر: حکم کی تعمیل کا نام نیکی ہے تقویٰ: ممنوع و حرام کو ترک کرنے کا نام تقویٰ و پرہیزگاری ہے اثم: حکم کی تعمیل نہ کرنے کا نام اثم و گناہ ہے عدوان: ممنوع و حرام کو بجالانے کا نام عدوان ہے۔

سوال 30: منخنقہ، موقوۃ، مترددہ اور نطیحہ کے معانی بیان کریں؟

جواب: منخنقہ: وہ جانور ہوتا ہے جسے گلا گھونٹ کر مارا ہو یا پھندا سے گلا گھونٹ کر مارا ہو

موقوۃ: وہ جانور جو لاٹھی پتھر، ڈھیلے، گولی چھرے یعنی بغیر دھاردار چیز سے مارا گیا ہو

مترددہ: جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں

نطیحہ: وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو

سوال 31: اہل عرب کس طرح تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرتے تھے؟

جواب: اہل عرب کا کوئی شخص سفر، جنگ، تجارت، نکاح وغیرہ کرنے کا ارادہ کرتا تو پہلے ان تیروں کی طرف قصد کر

کے جاتا اور یہ تین تیر تھے جن میں سے ایک پر لکھا تھا "امرنی ربی" (میرے رب نے مجھے حکم دیا) دوسرے پر "نہانی

ربی" (میرے رب نے مجھے منع کر دیا) تیسرا تیر خالی ہوتا اور اگر حکم والا اور پہلا تیر نکلتا تو اپنا کام کرنے چلا جاتا اور اگر

منع والا اور دوسرا تیر نکلتا تو اپنے کام سے رک جاتا اور اگر خالی تیر نکل آتا تو دوبارہ قرعہ اندازی کرتا۔

سوال 32: استقسام بالازلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: تیروں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنے کا معنی ہے کہ تیروں کے ذریعے ان چیزوں سے اپنی قسمت و نصیب کی

معرفت حاصل کرنا جو اسکے مقسوم میں نہیں ہے۔

جواب: الیوم سے یہاں مراد "الآن" ہے یعنی وقت مراد ہے یہ اس طرح کہ تم کہو "انا الیوم قد کبرت" اس سے مقصد وقت لیا جائے تو کہیں گیں کہ میں اب جوان ہو گیا، یا پھر الیوم سے مراد اس آیت کے نزول کا دن مراد ہے اور یہ جمعہ کے دن نازل حجة الوداع میں عصر کے بعد عرفہ کے دن نازل ہوئی۔

سوال 34: قُلْ اُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُتُ... حلال کردہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: تم پر وہ چیزیں حلال کر دی گئی جو ان میں سے ناپاک نہیں ہیں یا پھر جن کی حرمت کتاب اللہ میں یا سنت میں موجود یا پھر اجماع یا قیاس کے ذریعے سے حرام ہیں ان کے علاوہ حلال ہیں۔

سوال 35: والمحصنت من المؤمنات... محصنت سے کیا مراد ہے اور محصنت کی قید کون سی ہے؟

جواب: محصنات سے مراد یہاں آزاد عورتیں ہیں یا پھر پاک دامن عورتیں اور یہ قید صحت نکاح کیلئے استحبابی ہے نہ کہ وجوبی کیونکہ مسلمان باندیوں سے اور غیر عقیفہ سے نکاح حلال ہے اور یہاں تخصیص سے مقصود ہے کہ مسلمان اپنا فراش پاکدامن منتخب کرے۔

سوال 36: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ... إذا اردتم القيام الى

الصلاة.. تفسیر میں مفسر نے ارادہ قیام کیوں مراد لیا گیا؟

جواب: فعل بول کر ارادہ فعل مراد لیا اس لئے کہ فعل مسبب بنتا ہے اس فعل کا ارادہ کرنا سبب بنتا ہے ان میں ادنیٰ ملاہست پائی جاتی ہے اور اختصار کے پیش نظر اور اسی طرح یہ مثال ہے "کہا تدين تدان" اس میں پہلے فعل کو جو کہ جزاء کا سبب ہے لفظ جزاء کے ساتھ تعبیر کیا جو اصل میں مسبب عنہ ہے

سوال 37: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ... اس کی تقدیری عبارت کیا ہو

گی؟

وانتم محدثون فاغسلوا وجوهكم اور دوسری صورت میں تقدیری عبارت آيْهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُضِيَتْ
اِلَى الصَّلٰوةِ مِنَ النُّوْمِ فاغسلوا وجوهكم ہوگی

سوال 38: وَآيِدِيْكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ.... الی کس معنی کا فائدہ دے رہا ہے نیز غایہ مغنیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں
امثلہ ذکر کریں؟

جواب: الی مطلقاً غایت کا معنی دے رہا ہے تو یہاں غایہ کا مغنیہ کے تحت دخول یا خروج کا معاملہ دلیل کا محتاج ہے اور
دلیل اس کے بارے میں یہاں موجود نہیں

غایہ مغنیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں اس کی امثلہ وہ مثال جس میں

خروج کی دلیل موجود ہے (1) "وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ" اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے
مہلت دو آسانی تک یہاں غایہ مغنیہ سے خارج ہے کیونکہ تنگ دستی مہلت کی علت ہے (اگر مقروض شخص تنگ دست ہو تو
اس کو مہلت دو) توجب آسانی آگئی تو علت (تنگ دستی) زائل ہوگئی تو اب اس مقروض سے مال لیا جائے گا کیونکہ اب وہ
تو شحال ہے اور مال دے سکتا ہے تو اب مہلت نہیں دی جائے گی تو اگر یہاں غایہ کا مغنیہ میں دخول مانے تو حرج تنج آتا
ہے کہ دونوں حالتوں (تنگ دستی اور آسانی) میں مہلت دینا لازم ہوگا حالانکہ کہ مہلت دینے کی علت تنگ دستی ہے

(2) دوسری خروج کی دلیل "ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْلِ" پھر رات آنے تک روزے پورے کرو یہاں غایہ مغنیہ
سے خارج ہے یعنی رات شامل نہیں اگر رات کو دن کی طرح روزے کے حکم میں شامل کر لیا جائے تو صوم
صال (یعنی دن رات مسلسل روزہ) واجب ہوگا (لہذا رات کے آنے اور دن کے ختم ہو جانے پر روزہ مکمل ہو جاتا ہے

دخول کی دلیل (1) وہ تمہارا ایک قول "حَفِظْتَ الْقُرْآنَ مِنْ الْاَوَّلِ اِلَى الْاٰخِرَةِ" میں نے شروع سے لے کر آخر
کی قرآن یاد کر لیا کیونکہ یہ کلام مکمل قرآن پاک یاد کر لینے کے لئے بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح دوسری دلیل دخول کی

(2) اللہ پاک کا یہ ارشاد "مَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا" یعنی پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے
رے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک یہاں غایہ مغنیہ کے تحت داخل ہے کیونکہ یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ
منور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیت مقدس میں داخل ہوئے بغیر (شب معراج) سیر نہیں کرائی گئی (بلکہ رسول

سوال 39: وضو میں کسٹیاں دھونے میں شامل ہیں یا نہیں اس بارے جمہور کو مذہب بیان کریں؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ "الی المرافق" میں "الی" مطلقاً غایت کے لیے ہے اور غایہ مغنیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں اس کی کوئی دلیل بھی موجود نہیں تو اسی لئے جمہور علماء نے احتیاط کو اختیار کیا لہذا انہوں نے غسل میں شامل مان کر کسٹیاں دھونے کا حکم دیا جبکہ امام زفر اور داود نے یقین کے ساتھ کسٹیوں کو دھونے کے حکم سے خارج کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ اپنی دونوں کسٹیوں پر بار بار پانی کو انڈیل کر بہاتے تھے۔

سوال 40: وَمَسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ... سر کے مسح سے کیا مراد ہے اور مقدار مسح میں ائمہ کا اختلاف بیان کریں؟

جواب: سر کے مسح سے مراد سر کے ساتھ مسح کو ملا دینا (یعنی دونوں ہاتھوں کو ترک کر کے سر پر پھیر لیا جائے)

مقدار مسح کا مسئلہ:

(1) امام مالک نے پورے سر کے مسح کو فرض قرار دیا احتیاط پر عمل کرتے ہوئے

(2) امام شافعی نے اتنے سر کا مسح واجب قرار دیا جس پر مسح کا اطلاق کیا جاسکے (خواہ وہ تین انگلیاں ہوں)

(3) اور ہم نے چوتھائی سر کا مسح فرض قرار دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیان پر عمل کرتے ہوئے اور وہ یہ ہے

کہ سر کا سر صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مروی ہے آپ نے پیشانی کے برابر سر کا مسح کیا اور اس کو سر کے چوتھائی کے برابر

قرار دیا گیا

سوال 40: وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ... آیت میں ار جلكم کے اعراب کے کتنے احتمال ہیں؟

جواب: دو احتمال ہیں ار جلكم کو پڑھنے کے (1) قاری ابن عامر شامی، نافع مدنی، علی کسائی اور امام حفص "أَرْجُلُكُمْ"

کو "وَجُوهَكُمْ" اور "أَيْدِيَكُمْ" پر عطف کرتے ہوئے منصوب پر ہا ہے تو یہاں عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے

(2) دیگر قراء حضرات نے اس کو "بِرُءُوسِكُمْ" پر عطف کرتے ہوئے مجرور پڑھا ہے

جواب: جی نہیں یہاں پاؤں بھی اعضاء مغلولہ میں سے ہے اور مسح پر عطف پاؤں پر مسح کرنے کیلئے نہیں کیا گیا بلکہ مسح پر عطف اس لئے کیا گیا ہے کہ پاؤں پر پانی بہا کر دھونے میں اسراف کا گمان ہوتا ہے جو کہ ممنوع ہے اس لئے یہاں اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ پاؤں پر پانی بھانے میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے اور جامع العلوم میں فرمایا کہ یہ صرف قرب و جوار کی وجہ سے مجرور پڑھا گیا ہے

سوال 42: وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكُعْبَيْنِ... اِلَى الْكُعْبَيْنِ میں غایت بیان کر کے کس چیز کو باطل قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اِلَى الْكُعْبَيْنِ میں پاؤں پر مسح کرنے کے خیال کو باطل قرار دیا گیا ہے کیونکہ شریعت میں مسح کرنے کیلئے غایت بیان نہیں کی جاتی

سوال 43: پاؤں پر مسح کے باطل ہونے پر دلیل بیان کریں؟

جواب (1) صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قوم کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا "وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" یعنی پاؤں کے ٹخنوں کے لیے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے

(2) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ آپ نے اللہ پاک کی قسم اٹھا کر فرمایا کہ میرے علم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہیں کیا

سوال 44: پاؤں پر پانی بھانے (دھونے) کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب: پاؤں پر پانی بھانے کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ ان کو اس میل کچیل سے پاک و صاف رکھا جائے جو ان پر چڑھ جاتی ہے کیونکہ اکثر یہی اعضاء ظاہر ہوتے ہیں اور جبکہ نماز اللہ پاک کی خدمت و بندگی ہے اور اس کے سامنے میل کچیل سے پاک و صاف ہو کر کھڑا ہونا تعظیم و توقیر کے زیادہ قریب ہے اور خدمت کے اعتبار سے زیادہ کامل ہے

سوال 45: إِنَّ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ... اس آیت میں امام رازی نے "اوجاء" کا کیا معنی کیا

ہے؟ جواب ہے: تَا ر صَدَاحُ رُ بِيْمَا رُ شَيْخِي بَرِيْهْمَا رُ هَدِيْشُ لُ زَمَرُ رُ آئِي

سوال 46: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ اَلَّا تَعْدِلُوْا... یہاں "يجرمنکم" کو علی کے ذریعے متعدی کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ ایسے فعل کے معنی کو متضمن ہے جو متعدی ہوتا ہے گویا کہ کہا گیا ہے "ولا یحملنکم بغض قوم علی ترک العدل فیہم"

سوال 47: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْكُمْ اَیْدِیْہُمْ... اس آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنو قریظہ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ شیخین اور ختنین علیہم الرضوان بھی ساتھ تھے اور آپ ان سے دو مسلمانوں کے خون بہا کا قرض لینے تشریف لائے تھے جن کو عمرو بن امیہ ضمنی نے مشرک خیال کرتے ہوئے غلطی سے قتل کر دیا تھا اور انہوں نے آپ سے عرض کیا اے ابو القاسم: آپ ہمارے ہاں تشریف رکھئے تاکہ ہم آپ کی مہمان نوازی کریں اور قرض بھی ادا کریں چنانچہ انہوں نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کو ایک چبوترے پر بیٹھایا اور انہوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا اور عمرو بن جماش نے ایک بہت بڑی چکی آپ پر پھینکنے کا ارادہ کیا مگر اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کے ہاتھوں کو روک دیا اور حضرت جبرائیل نے نازل ہو کر آپ کو خبر دی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فوراً وہاں اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

سوال 48: وَیَّبْسُطُوْا اِلَیْكُمْ اَیْدِیْہُمْ... اللہ پاک نے کس طرح سے حضور کے دشمنوں کے ہاتھوں کو روک دیا؟

جواب: کہ وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل نہیں کر سکتے اس طرح ان کے ہاتھوں کو روک دینا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیتیں اور تکلیفیں تو دیتے تھے (معاذ اللہ)

سوال 48: وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِیْبًا... عشر نقیبا یہاں نقیب سے کیا مراد ہے؟
جو قوم کا سردار ہو جو حالات کی نفیس کرے نگہ رانی کرے

50) عسیر کن لوگوں نے پورا کیا
جواب: صرف دو افراد ہیں جنہوں نے اس عہد کو پورا کیا وہ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون ہیں یہ دونوں بنی اسرائیل کے سرداروں میں سے تھے

سوال 51: عَزَّزْتُهُمْ... عزز کا لغوی معنی کیا ہے اور یہاں کون سا معنی مراد ہے؟

جواب: عزز کا دراصل لغت میں معنی "دور کرنا اور رد کرنا" ہے اور یہاں مراد ہے کہ تم نے ان کی تعظیم و توقیر کی اور ان کی مدد کی وہ اس طرح کہ تم نے ان سے ان کے دشمنوں کو دور کر دیا

سوال 52: فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ... یہاں اسلام لانے کے بعد جس نے کفر

کیا اس کے بارے میں فرمایا گیا حالانکہ کہ اسلام نہ لانے والا بھی گمراہ ہے یہاں اسی (بعد اسلام کفر) کو کیوں خاص کیا؟

جواب: جس نے اس سے پہلے کفر اختیار کیا وہ بھی یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا لیکن اسلام لانے کے بعد بھٹک جانا زیادہ واضح اور بہت بڑی گمراہی ہے اس لئے کو خاص کیا

سوال 53: فَبِمَا نَقُضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ... ما کون سا ہے وجہ بیان کریں؟

جواب: ما کا لفظ تاکید کیلئے لائے ہیں اور یہ معاملہ کی عظمت و اہمیت کی بناء پر لائے ہیں

سوال 54: فَبِمَا نَقُضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعْنَهُمْ... لعنہم کے تمام معنی بیان کریں؟

جواب (1) ہم نے ان کو دھتکار دیا اور ان کو اپنی رحمت سے نکال دیا

(2) یا پھر مطلب ہے کہ ہم نے ان کو مسخ کر کے بندر و خنزیر کر دیا

(3) یا پھر مطلب ہے کہ ہم نے ان پر جزیہ مسلط کر دیا

سوال 55: وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَسِيَةً... قسبیہ کا معنی اور اس کی قراءت بیان کریں؟

سخت دل جس پر دراز رحمت نہ ہو

سوال 56: يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ... اس کی مختصر وضاحت کریں تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: وہ لوگ اللہ پاک کے کلام کو اس کی اصل جگہ سے بدل دیتے اور نازل کئے گئے مفہوم و معنی کے برخلاف اپنی من مانی تفسیر کرتے اور یہ ان کی سخت دلی کابیان ہے کیونکہ اللہ پاک پر افتراء باندھنے اور اس کی وحی کو تبدیل کر دینے سے زیادہ قسوت قلبی نہیں ہو سکتی

سوال 57: وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ... اس کی تفسیر میں بھولنے کی جو وجوہات ہیں بیان کریں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات شریف کو ترک کر دیا اور اس سے روگردانی کر کے بہت حصہ سے غافل ہو گئے

(2) یا مطلب ہے ان کے دل سخت ہو گئے اور فاسد و خراب ہو گئے جس کی وجہ سے انہوں نے تورات میں تحریف کر دی اور تورات کی بہت سی چیزیں ان کے حافظہ سے زائل ہو گئی

(3) یا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنا وہ حصہ چھوڑ دیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی شان کو بیان کرنا

سوال 58: وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ... اس آیت میں جو خیانت کے معنی بیان کئے گئے ہیں بیان کریں؟

جواب: عَلَى خَائِنَةٍ سے مراد دھوکہ دینا ہے یا دھوکہ دہی کا عمل مراد ہے یا دھوکہ دینے والا گروہ مراد ہے یا پھر دھوکہ دینے والے نفوس مراد ہیں

سوال 59: وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ... اس آیت مبارکہ میں جار مجرور کو فعل پر مقدم کیا اور النصاری کیوں نہیں لائے؟

جواب: یہاں من "اخذنا" کے متعلق ہے اور یہاں جار مجرور کو فعل پر مقدم کیا اس لئے کہ فعل اور واؤ کے

مدد کی تھی اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مدد طلب کرنے پر کہا تھا "نحن انصار اللہ" کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں اس لئے نصری فرمایا

سوال 60: نصاریٰ کے فرقے کون کون سے ہیں؟

جواب: نصاریٰ نسطوریہ، یعقوبیہ، ملکانیہ تین فرقوں میں تقسیم ہوئے

سوال 61: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ... اس آیت میں نور سے کیا مراد ہے؟

جواب: نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مراد ہے کیونکہ آپ کے ساتھ بھی ہدایت حاصل کی جاتی ہے اہل حق کے نزدیک یہی تفسیر رائج ہے اور جمہور مفسرین کا اس پر ہی اتفاق ہے

سوال 62: سُبُلَ السَّلَامِ... اس کے بارے میں تفسیر مدارک کے اقوال لکھیں؟

جواب: اس کا معنی ہے کہ اللہ پاک کے عذاب سے نجات پانے اور سلامتی کے طریقوں کی یا اللہ پاک کی راہوں کی تو سلام "سلامتی" مراد ہے

یا مراد اللہ پاک ہے

سوال 63: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ... یہ کن کا عقیدہ ہے؟

جواب: یہودیوں میں سے ایک جماعت کا یہ عقیدہ تھا یا اس لئے کہ ان کا مذہب اسی طرف جاتا ہے کیونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کرتے ذندہ کرتے اور مارتے ہیں

سوال 64: وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا... کا عطف الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ... پر کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ عطف اس لئے کیا گیا کہ دونوں حضرات انہی کی جنس سے ہے ان دونوں (مسیح بن مریم اور ان کی

جواب: اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے یعنی وہی مرد و عورت سے اولاد پیدا کرتا ہے اور وہی بغیر مرد کے صرف سے عورت سے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے فقط ماں سے پیدا ہوئے وہی بغیر عورت کے صرف مرد سے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت آدم سے پیدا ہوئیں اور وہی بغیر مرد و عورت کے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یا پھر یہ مطلب ہے کہ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھانے کے لیے ان کے ہاتھ پر پرندے پیدا کرتا رہا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

سوال 66: وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصْرَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ... نحن ابناء الله کی مراد واضح کریں اور تمام اقوال لکھیں؟

جواب: (1) یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ پاک کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں یعنی ہم اس کے پیارے ہیں جس طرح بیٹا باپ کو پیارا ہوتا ہے

(2) یا پھر مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ پاک کے دو بیٹوں حضرت عزیر و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی جماعت سے ہیں

(3) یا پھر مطلب یہ ہے کہ "نحن ابناء رسل الله" یعنی ہم اللہ پاک کے رسولوں کے بیٹے ہیں

سوال 67: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ... یبیین لکم کی مراد کو وضاحت کریں؟

جواب: (1) یہاں "الشرائع" محذوف ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے لئے اسلامی احکام و قوانین بیان فرماتے ہیں اور اس کو اس لئے حذف کیا گیا یہ یہ ظاہر ہے

(2) یا پھر "او ما کنتم تخفون" محذوف ہے یعنی جن احکام و مسائل کو تم چھپاتے ہو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیان فرماتے ہیں اس کو حذف اسلئے کیا کہ اس سے پہلے اس کا ذکر گزر چکا

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان پانچ سو سال یا پھر پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے

سوال 69: اِذْ جَعَلْ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءَ وَ جَعَلَكُمْ مُلُوْكَا... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انبیاء کرام علیہم السلام کے آنے کا احسان بنی اسرائیل پر کیوں جتایا اور انہیں کیوں خاص کیا گیا حالانکہ انبیاء تو بنی اسرائیل کے علاوہ میں بھی بھیجے گئے؟

جواب: بنی اسرائیل کو اس لئے خاص کیا گیا کہ جتنے انبیاء کرام علیہم السلام بنی اسرائیل میں مبعوث کئے گئے اس قدر کسی امت میں مبعوث نہیں کئے گئے

سوال 70: وَ جَعَلَكُمْ مُلُوْكَا... سے کیا مراد ہے نیز بادشاہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اور اس نے تمہیں (بنی اسرائیل) بادشاہ بنادیا کیونکہ اللہ پاک نے فرعون کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کو اس کے ملک کا مالک بنادیا اور جبارہ قوم کی ہلاکت کے بعد ان کے ملک کا انہی کو مالک بنادیا اور اس لئے کہ جس طرح بنی اسرائیل میں بہت انبیاء کرام علیہم السلام پیدا ہوئے اسی طرح ان میں بادشاہ بھی بہت پیدا ہوئے

بادشاہ کی تعریف:

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جس کے وسیع و عریض مکان ہوں جن میں نہریں جاری ہوں اور بعض نے کہا کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مکان ہو اور خدام ہوں

سوال 71: وَ اَتَاكُمْ مَّا لَمْ يُوْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ... اس سے مراد کونسی نعمتیں ہیں؟

جواب: "تمہیں وہ (نعمتیں) دی جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دی" جیسے دریا کا پھٹ کر رستہ دینا، اور دشمنوں کا ڈوب

جواب: مقدسہ سے مراد پاک زمین ہے یا پھر مبارک زمین مراد ہے اور "ارض مقدسہ" سے بیت المقدس یا شام کی زمین مراد ہے

سوال 73: يَقُومِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ... کتب اللہ لکم کے تمام معنی بیان کریں؟

جواب: اس کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں ایک ہے اللہ پاک نے تمہاری قسمت میں لکھ دیا یا تمہارے لئے مقرر فرمایا پھر اللہ پاک نے لوح محفوظ میں لکھ دیا

سوال 74: قَالُوا أَيُّوَسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ... جباریں کی وضاحت کریں؟

جواب: جباریں جمع ہے "جبار" کی اور جبار "فعال" کے وزن پر ہے اور "جبرہ علی الامر" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے کسی کو کام پر مجبور کرنا اور یہ وہ سرکش شخص ہوتا ہے جو لوگوں کو مجبور کر کے من مانی کرتا ہے

سوال 75: قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ... رَجُلَانِ سے کون مراد ہے نیز توکل کی تعریف کریں؟

جواب: رَجُلَانِ سے مراد کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون ہیں اور توکل کہتے ہیں کہ تمام اسباب سے تعلق ختم کر لیا جائے اور مخلوقات سے وابستہ امیدیں ترک کر دی جائیں (خالق پر امید کی جائے)

سوال 76: قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي... واخی کا معطوف علیہ بیان کریں؟

جواب: "اخی" نفسی "پریا" ان کے اسم پر معطوف ہونے کی بناء پر منصوب ہے

ماہ "۱۱" اور اس کے اسم پر پھر "لا املک" میں ضمیر ر معطوف ہونے کی بناء پر مفعول سے اور معطوف علیہ اور

سوال 77: کیا وادی تیبہ میں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بھی رہے نیز حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی وفات کہاں پر ہوئی؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ دو حضرات ان کے ساتھ موجود نہیں تھے کیونکہ یہ سزا تھی

اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ حضرات بھی ساتھ تھے لیکن ان کے لئے یہ راحت و فرحت تھی سزا نہ تھی نیز حضرت ہارون علیہ السلام مقام تیبہ میں وفات پا گئے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے ایک سال بعد اسی مقام میں فوت ہوئے

سوال 78: مقام تیبہ میں بنی اسرائیل کو کیوں رکھا گیا نیز تیبہ کا علاقہ کتنا تھا؟

جواب: مقام تیبہ میں اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے خود اس جگہ ٹھہرنے کو اختیار کیا تھا اور مقام تیبہ کا علاقہ چھ فرسخ کا ہے (18 میل شرعی اور 27 میل انگریزی)

سوال 79: وَائِثْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأُ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۖ... "بنی آدم" سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنی آدم سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کے صلیبی بیٹے ہیں اور وہ ہابیل اور قابیل ہیں

سوال 80: سابقہ آیت میں "بالحق" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "حق" سے مراد ہے کہ یہ واقعہ سچ پر مبنی ہے جو گزشتہ اور پہلی کتابوں میں بیان کئے گئے کے موافق ہے یا پھر معنی ہے کہ اس کا بیان سچ اور صحت پر مبنی ہے یا یہ معنی ہے کہ آپ ان کو یہ واقعہ پڑھ کر سنادیتے دریں حالیکہ آپ حق سچ بیان کرنے والے ہیں

سوال 81: اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا... قربان کسے کہتے ہیں؟ حشر بانی کا وہ جالو، جس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب

جواب: اذ قرباً منصوب ہے "نبأ" کی وجہ سے یا پھر "بنأ" سے بدل ہے

سوال 83: حضرت ہابیل کو کہاں قتل کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

جواب: قاتیل نے اپنے بھائی ہابیل کو کوہ حراء کے پیچھے یا بصرہ میں قتل کیا اور اس وقت ہابیل کی عمر بیس سال تھی

سوال 84: منقول ہے کہ ہابیل اپنے قاتل قاتیل سے قوت و پکڑ میں زیادہ تھے لیکن اس کے باوجود ہابیل نے اپنے

بھائی کو قتل کرنے سے پرہیز کیوں کیا؟

جواب 85: اللہ پاک کے خوف سے اس (قاتیل) کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا کہیں جوابی کارروائی کی صورت میں اللہ

پاک ناراض نہ ہو جائے کیونکہ ان کے زمانے میں اپنا دفاع جائز نہ تھا اور بعض مفسرین نے کہا کہ یہ بات نہیں بلکہ ان کے

زمانہ میں بھی اپنا دفاع ضروری و واجب تھا کیونکہ اپنا دفاع نہ کرنا اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور قاتل کے گناہ میں

شریک ہونے کے مترادف ہے البتہ اس کا معنی ہے کہ میں تم سے لڑنے میں پہل نہیں کروں گا

سوال 86: سوڈانی کس کی اولاد ہیں نیز کیا حضرت آدم علیہ السلام نے شعر کے ذریعے مرثیہ پڑھا؟

جواب: جب قاتیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اس کے بعد اس کا رنگ سیاہ ہو گیا پہلے اس کا رنگ سفید تھا اور سوڈانی بھی

قاتیل کی اولاد میں سے ہیں اور روایت جو ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے ہابیل کے شہید ہونے پر مرثیہ

اشعار کہے تھے یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام شعر کہنے سے معصوم ہیں

سوال 87: مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ... اس کی تفسیر میں "وقف" کے متعلق جو اقوال ہیں بیان کریں؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے اور "ذالک" پر وقف ہے اور بعض مفسرین

فرماتے ہیں کہ یہ ایک الگ اور نیا کلام ہے اور "نادمین" پر وقف ہے اور اس کا تعلق "نادمین" کے ساتھ نہیں بلکہ

سوال 88: كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ... یہاں بنی اسرائیل کو خاص کیوں کیا حالانکہ تمام مخلوق اس حکم میں شریک ہیں؟

جواب: بنی اسرائیل کو اس لئے خاص کیا گیا کہ تورات شریف پہلی کتاب تھی جس میں احکام بیان کئے گئے

سوال 89: كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ... فساد سے کیا مراد ہے نیز اس فساد کا حکم بیان کریں؟

جواب: فساد سے مراد شرک ہے یا زنا کرنا مراد ہے یا ہر وہ فساد مراد ہے جو قتل کو واجب کر دے

اس کا حکم ہے "فَكَانَ قَتْلُ النَّاسِ جَمِيعًا" تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا

سوال 90: "فَكَانَ قَتْلُ النَّاسِ جَمِيعًا"۔ ایک جان کو قتل کرنے والا پوری انسانیت کو قتل کرنے والا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا یعنی گناہ کے اعتبار سے کیونکہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ بے شک کسی جان کو قتل کرنے والے کی سزا دوزخ ہے یا پھر اللہ پاک کا اس پر غضب و لعنت ہے یا پھر اس کو بہت بڑا عذاب ہو گا لہذا اگر وہ تمام لوگوں کو قتل کر بھی دیتا تو اس سے زیادہ عذاب نہ ہوتا

سوال 91: وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ أَحْيَا النَّاسِ جَمِيعًا... ومن احياها اس میں زندہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس نے اس کو زندہ رکھا یعنی ہلاکت کے اسباب سے بچا لیا جیسے قتل کرنا، ڈبونا، جلانا، اور دیوار کے نیچے دب کر مر جانے سے اور اس کے علاوہ دیگر اسباب ہلاکت سے بچا لیا

سوال 92: افاد الشدید الواحد بعد الواحد اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: آیت مبارکہ میں ہے "أَنْ يُقْتَلُوا" اس کے ساتھ مسئلہ عبارت کا تعلق ہے کہ فعل میں تشدید لانے سے کیا فائدہ حاصل ہو (تو اس کا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ "ان کو چن چن کر قتل کیا جائے گا") (اور کسی کو معاف نہ کیا جائے گا) اور اس کا معنی یہ کہ انہوں نے قتل کیا ہے تو انہیں بھی قتل ہی کیا جائے گا سولی نہ دی جائے گی

سوال 93: وسیلہ کی تعریف تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: وسیلہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی تک پہنچا جائے یعنی اطاعت و عبادت یا احسان و نیکی یا اس کے علاوہ جس چیز کے ذریعہ قرب حاصل کیا جاتا ہے

سوال 94: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَبِيْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ... اس آیت میں "لیفتدوا بہ" کی ضمیر واحد کو دو چیزوں (ما فی الارض اور مثلہ معہ) کی طرف لوٹایا گیا اس کی وجہ بیان کریں؟

جواب: واحد کی ضمیر لوٹائی گئی حالانکہ کہ مرجع میں دو چیزیں ہیں اس لئے کہ یہاں ضمیر کو اسم اشارہ کے قائم مقام کیا گیا ہے (اور اسم اشارہ کا مرجع تشبیہ بھی ہو سکتا ہے) گویا کہ کہا گیا ہے "لیفتدوا بذلک" تاکہ وہ اس کے ساتھ فدیہ ادا کریں

سوال 95: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا... چور کے کونسے ہاتھ کاٹے جائیں بالذلیل بیان کریں نیز "فَاقْطَعُوا" میں "فاء" کیوں داخل کی؟

جواب: (یہاں دائیں ہاتھ مراد ہیں) اور اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی قراءت ہے (خبر (فَاقْطَعُوا) پر فاء اس لئے داخل کیا گیا کہ مبتداء (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ) شرط کے معنی کو متضمن ہے) کیونکہ اس کا معنی ہے "جو مرد یا عورت چوری کرے تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اور (یہاں اسم موصول ہے جو شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے)

جواب: چوری میں مرد کو اس لئے مقدم ذکر کیا کہ چوری بڑی جرأت و بہادری سے ہوتی ہے اور مرد میں یہ زیادہ پائی جاتی ہے اور زنا میں زانیہ کو اس لئے مقدم ذکر کیا کہ زنا شہوت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت میں شہوت زیادہ ہوتی ہے

سوال 97: چوری سے آلہ چوری (ہاتھ) کاٹا جاتا ہے تو زنا سے آلہ زنا کیوں نہیں کاٹا جاتا وجہ بیان کریں؟

جواب: زنا میں زنا کے آلہ کو نسل کی بقاء کی خاطر نہیں کاٹا جاتا

سوال 98: اللہ پاک نے پہلے "نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ" فرمایا اور پھر بعد والی آیت (فَمَن تَابَ إِلَىٰ قَوْلِهِ ان اللّٰه

غفور رحيم) "اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" فرمایا تو یہاں عذاب کو مغفرت پر مقدم کیوں کیا گیا؟

جواب: عذاب کو مغفرت سے پہلے اس لئے ذکر کیا کہ (توبہ سے پہلے چوری کا ذکر کیا گیا ہے)

سوال 99: مِّنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَاَلَمْ تُؤْمِنُ قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۙ سَمْعُوْنَ

لِلْكَذِبِ... "سَمْعُوْنَ لِلْكَذِبِ" کے ترکیبی احتمال بیان کریں؟

①

جواب: "سَمْعُوْنَ لِلْكَذِبِ" (یہ مرفوع ہو) کہ مبتداء محذوف کی خبر ہونے بناء پر یعنی اصل میں ہے "ہم سماعون"

②

(اور یہ ضمیر دونوں فریق (منافقین و یہود) کی طرف لوٹے گی) یا پھر "سَمْعُوْنَ لِلْكَذِبِ" مبتداء ہے اور اس کی خبر "وَ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۙ سَمْعُوْنَ" ہے اور اس صورت میں "قُلُوْبُهُمْ" پر وقف ہو گا جبکہ پہلی صورت میں "هَادُوْا" پر وقف ہو گا

سوال 100: سَمْعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكْلُوْنَ لِّلْسُحٰتِ... "اَكْلُوْنَ لِّلْسُحٰتِ" سحت کا معنی بیان کریں؟

جواب: اس آیت مبارکہ کا معنی ہے "وہ بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور" اور سحت کہتے ہیں ہر وہ چیز جس کا

کمانا حلال نہ ہو اور یہ "سحتہ" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کو جڑ سمیت اکھیڑ دینا کیونکہ حرام بھی برکت سے

خالی ہوتا ہے (گویا برکت کو حرام چیز سے جڑ سمیت اکھیڑ لیا گیا ہے)

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار دیا گیا تھا کہ جب اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لے کر آئیں آپ چاہیں تو ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں اور چاہیں تو فیصلہ نہ فرمائیں اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مذکورہ حکم "وَإِنْ أَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ" سے منسوخ ہو گیا ہے لہذا فرمایا "اور یہ کہ اے مسلمان ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے"

سوال 102: فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاحْشَوْنِ... "فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ" آیت کے اس حصہ کی وضاحت کریں؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ ہے "تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو" اور اس آیت میں حکام کو فیصلے کرنے میں اللہ پاک کو چھوڑ کر لوگوں سے ڈرنے، خوف زدہ ہونے سے منع کیا گیا اور کسی ظالم بادشاہ کے خوف سے یا کسی کے اذیت دینے سے ڈر کر عدل و انصاف کے احکام کے برخلاف مقدمات کے فیصلے جاری کرنے سے منع کیا گیا

سوال 103: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ... کیا جو منزل من اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا مطلقاً کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: اور جو اللہ کے اتارے پر (خفیف و ہلکا جان کر یا انکار کر کے) حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا جو احکام الہی کا انکار کر کے ان کے موافق فیصلہ نہیں کرتا وہی کافر ہو گا اور جو شخص انکار تو نہیں کرتا مگر قرآن کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ شخص فاسق و فاجر اور ظالم ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بیماری یہود و غیرہ میں عام ہے

سوال 104: یہود کا قصاص کے متعلق کیا قانون تھا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ (یہود) عورت کے بدلے مرد کو قتل نہیں کرتے

سوال 105: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ... آیت مبارکہ میں "وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: آیت مبارکہ کے اس حصہ کا معنی ہے کہ "زخمون میں بدلہ ہے" یعنی زخم بھی صاحب قصاص ہیں اور یہاں وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص ممکن ہو ورنہ عادل و انصاف پسند حاکم کا فیصلہ کافی ہے

سوال 106: وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ بِمَا آتَزَلَّ اللَّهُ فِيهِ... "وَلِيَحْكُمَ" میں لام کونسا ہے نیز یہ لام ساکن کیوں ہے؟

جواب: "وَلِيَحْكُمَ" میں لام امر ہے جو اصل میں مکسور ہوتا اور اس لام کو ساکن اس لئے کیا گیا کہ فتح اور کسرہ اس کے مقابلے میں ثقیل ہوتے ہیں اور قاری حمزہ کی قراءت میں "وَلِيَحْكُمَ" کو لام مکسور اور میم مفتوح کے ساتھ پڑھا گیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک "لام امر" کا نہیں بلکہ "لام کی" ہے

سوال 107: فاسق، ظالم، اور کافر کی وضاحت کریں؟

جواب: جو اللہ پاک کے نازل کردہ احکام کے موافق فیصلہ نہیں کرتے تو یہ لوگ نافرمان ہیں یعنی اطاعت و فرمانبرداری سے خارج ہیں اور شیخ ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جائز ہے ان تینوں آیات (فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) کو انکار پر محمول کیا جائے پس اللہ پاک کے احکام کا انکار کرنے والا کافر و ظالم و فاسق ہوتا ہے کیونکہ مطلق فاسق اور مطلق ظالم ہی کافر ہوتا ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ جو اللہ پاک کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ اللہ پاک کی نعمت کے ساتھ کفر کرتا ہے اور وہ اپنے فیصلے میں ظلم کرتا اور اپنے فعل میں فسق یعنی نافرمانی کرتا ہے

سوال 109: وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ... بنی تو معصوم ہوتے ہیں تو کافر کیسے فتنے میں مبتلا کر سکتا ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ² ہے "ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں" چونکہ آپ ہر طرح کی برائی اور راہ حق کو ترک کرنے سے مامون و محفوظ اور معصوم عن الخطأ رسول ہیں اس لئے آپ کو ان سے ہوشیار رہنے کا حکم صرف اس لئے دیا گیا کہ آپ کو ان کے ایمان لانے کی جو طمع ہے وہ ختم ہو جائے

سوال 110: فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ... "بعض ذنوبہم" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ³ ہے "پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے" یعنی اللہ پاک کے حکم سے منہ پھیرنے اور اس کے خلاف ارادہ رکھنے کی وجہ سے اللہ پاک انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور "بعض ذنوبہم" اسی مفہوم کو بیان کرنے کے لئے اس کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور اس کو "بعض" سے تعبیر کر کے مبہم بیان کرنے میں اس طرف اشارہ ہے حکم الہی سے منہ پھیرنا بہت بڑا جرم اور زبردست گناہ ہے پھر جب یہ ایک گناہ ان کی ہلاکت کا باعث بن گیا ہے تو ان کے تمام گناہوں کا کیا حال ہو گا

سوال 111: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ... آیت کا شان نزول بیان کریں نیز "یَبْغُونَ" کی قراءت بیان کریں؟

جواب: اس کے مخاطب قبیلہ بنو نضیر کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو قبیلہ بنو قریظہ سے افضل و اعلیٰ سمجھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ قتل میں مساوات و برابری واجب ہے پس بنو نضیر کے لوگوں نے کہا ہم اس پر راضی نہیں ہے تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی نیز قاری ابن عامر شامی کی قراءت میں تاء کے ساتھ "تَبْغُونَ" پڑھا گیا ہے

جواب: "لقوم" میں لام بیانیہ ہے جیسے "ہیت لک" میں لام بیانیہ ہے

سوال 113: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ... یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: "اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ" یعنی ان کو اس طرح دوست نہ بناؤ کہ وہ تمہاری مدد کریں اور تم ان کی مدد کرو اور نہ ان سے برادرانہ تعلقات رکھو، اور نہ ان کے ساتھ ایسا معاملہ کرو جیسے مسلمانوں کے ساتھ۔ معاملہ کرتے ہو

سوال 114: فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ... "یسارعون فیہم" ترکیب کلام کیا واقع ہے؟

جواب: یہ جملہ حال ہے یا دو سرا مفعول ہے اس بناء پر کہ "فتری" سے آنکھ سے دیکھنا یا دل سے دیکھنا مراد ہو

سوال 115: وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ... "وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا" کی قراءت میں کیا اختلاف ہے؟

جواب: ایک قراءت میں "يقول" کے لام کو مفتوح پڑھا گیا ہے اور اس صورت میں اس کا عطف "ان یأتی" پر کیا گیا ہے اور یہ قاری ابو عمرو بصری کی قراءت ہے

اور قاری ابن عامر، شامی، حجازی کی قراءت میں بغیر واؤ کے "يقول" محض اس بناء پر ہے کہ کسی کہنے والے نے کہا: فَمَاذَا يَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ حِينَذَا "تو مسلمان اس وقت کیا کہتے ہیں تو جواب میں کہا گیا" وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا

سوال 116: فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ... آیت کی وضاحت تفسیر مدارک کی روشنی میں

جواب: آیت مبارکہ کا ترجمہ: تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا "یعنی اللہ پاک جن کے اعمال کو کرے گا ان اعمال پر ان کی تعریف کرے گا اور وہ لوگ اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور اللہ پاک کی رضا کو ترجیح دیں گے

سوال 117: اذلہ کس کی جمع ہے؟ اور اس کے متعلق اقوال لکھیں؟

جواب: اذلہ ذلیل کی جمع ہے اور ذلول کی جمع نہیں ہے کیونکہ اس کی جمع اذلہ نہیں بلکہ ذلل آتی ہے اور جنہوں نے خیال کیا ذل سے بنا ہے انہوں نے غلط کہا ہے کیونکہ ذلول کی جمع اذلہ نہیں آتی

سوال 118: اَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ... عَلَى الْمُؤْمِنِينَ کی جگہ للمؤمنین کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ ما قبل "اَذِلَّةٌ" نرمی اور مہربانی پر مشتمل ہے گویا کہ عاجزی اور مہربانی کے معنی کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ قوم مسلمانوں پر بڑی مہربان ہوگی

سوال 119: "عزار" کا معنی بیان کریں نیز قوم اخر (دوسری قوم) ایمان والوں اور کافروں کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟

جواب: عزار "سخت زمین کو کہتے ہیں تو ان کا برتاؤ مسلمانوں کے ساتھ ایسے ہو گا جیسے فرماں بردار بیٹے کا اپنے باپ کے ساتھ اور غلام کا اپنے آقا کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کا رویہ کافروں کے ساتھیوں ایسے ہو گا جیسے شکاری کا اپنے شکار کے ساتھ ہوتا ہے

سوال 120: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا... انما کس بات کا فائدہ دے رہا ہے اور "ولی" کو جمع

کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

جائے کہ اللہ پاک کی دوستی اصل ہے اور اس کے علاوہ باقیوں کی دوستی اللہ پاک کی دوستی کے تابع ہے اگر جمع ذکر کی جاتی تو اس کلام میں اصل اور تابع کا کوئی محل نہ رہتا

سوال 121: وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ... اس کی اعرابی صورتیں بیان کریں؟

جواب: یہ جملہ "وَالَّذِينَ آمَنُوا" سے بدل ہونے کی بناء پر مرفوع ہے یا پھر ضمیر مرفوع مبتداء "ہم" کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اصل میں تھا "ہم الذین" یا پھر مدح ہونے کی بناء پر منصوب ہے

سوال 122: وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ... یہ آیت کن کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوا اور اس وقت نماز میں حالت رکوع میں تھے اور ایک سائل نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے حالت نماز میں ہی اپنی انگوٹھی نکال کر اس کی طرف پھینک دی کیونکہ انگوٹھی آپ کی سب سے چھوٹی انگلی میں ڈھیلی پہنی ہوئی تھی جس کے اتارنے میں عمل کثیر نہیں کرنا پڑا جو کہ مفسد نماز ہے

سوال 123: مذکورہ شان نزول میں ہولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عمل سے اور آیت مبارکہ سے کیا بات معلوم ہوئی؟

جواب: اس آیت میں دو باتوں کی دلیل ملتی ہے ایک یہ بات ہے کہ حالت نماز میں صدقہ کرنا جائز ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا

سوال 124: وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ... اس آیت میں "راکعون" جمع کیوں ذکر کیا گیا حالانکہ اس میں سبب ایک ہے؟

سوال 125: فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَابِرُونَ... اس آیت حزب اللہ سے مراد ہے نیز "الحزب" کی اصل کیا ہے؟

جواب: یہاں "حزب اللہ" سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مسلمان مراد ہیں نیز حزب اصل میں اس قوم کہا جاتا ہے جو کسی ایسے امر پر مجتمع ہو جائے جو انہیں تکلیف پہنچائے

سوال 126: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا... اس آیت کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ رفاعہ بن زید اور عوید بن حارث نامی دو آدمی اظہار اسلام کے بعد منافق ہو گئے۔ بعض مسلمان اُن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے

سوال 127: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارَ أُولِيَاءَ... اس آیت میں "وَالْكَفَّارَ" کے بارے قراءت بیان کریں نیز "مِنَ" یہاں کونسا ہے؟

جواب: ایک تو یہی قراءت ہے جو عام ہم پڑھتے ہیں اور یہ "الذین" منصوب پر معطوف ہے اور قاری ابو عمر اور قاری علی کسائی کی قراءت میں "والکفار" (راء کے کسرہ کے ساتھ) ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ "الذین" مجرور پر معطوف ہے اور "من الذین" میں "من" بیانیہ ہے

سوال 128: وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ... اس آیت کی تفسیر "حقاً" کے ساتھ کیوں کی گئی ہے؟

جواب: یہ آیت مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ اذان کا جوت قرآنی نص سے بھی ثابت ہے صرف خواب والی حدیث سے نہیں

سوال 130: وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ... آیت مبارکہ میں واو کے بارے اقوال لکھیں؟

جواب: واو عطف کا ہے اور یہ مجرور پر معطوف ہے یا پھر واو بمعنی "مع" کے ہے

سوال 131: قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ... مَثُوبَةً کا معنی بیان کریں اور یہاں "مَثُوبَةً" کو کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: مَثُوبہ "ثواب" کے معنی میں ہے اور یہاں تمیز بناء پر منصوب ہے اور مَثُوبہ اگرچے نیکی کے ساتھ مخصوص ہے لیکن یہاں "عقوبہ" کی جگہ یعنی سزا کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے جیسے اللہ پاک کا فرماں ہے "فبشرهم بعذاب الیم" پس آپ انہیں، دنیاک عذاب کی خوشخبری سنا دو

سوال 132: قِرْدَہ اور خنازیر سے کون مراد ہیں؟

جواب: قِرْدَہ سے ہفتہ کے دن شکار کرنے والے مراد ہیں جنہیں بندر بنادیا اور خنازیر سے وہ لوگ مراد جنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے جو اہل ماندہ تھے جنہیں خنزیر بنادیا گیا یا پھر دونوں طرح مسخ ہونے والے اصحاب سبت ہیں (ہفتہ کے دن شکار کرنے والے)

سوال 133: وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ... وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ کا معنی بیان کریں نیز عطف کی صورتیں لکھیں؟

جواب: پچھڑا مراد ہے یا پھر شیطان کیونکہ انہوں نے پچھڑے کی پوجا شیطان کے ابھارنے پر ہی کی اور یہاں واو کا

عبادت کی اور قاری حمزہ کی قراءت میں "عبد الطاعت" (بایہ ضمیمہ اور تمام پر کسر) ہے اور انہوں نے "عبد" کو اسم قرار دیا ہے جو کہ مبالغہ کیلئے وضع کیا گیا ہے

سوال 134: وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ... آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: یہ آیت یہودیوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و گمراہی کو چھپائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے حال کی خبر دی

سوال 135: وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِہٖ... اس آیت مبارکہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا معنی یہ کہ "ملتبسین بالکفر" یعنی وہ کفر سے چھٹے پوئے ہیں، اور اسی طرح داخل ہوتے وقت بھی کافر تھے اور نکلتے وقت بھی کافر تھے

سوال 136: اِثْمٌ اور عدوان کا معنی بیان کریں نیز "مسارعہ" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اِثْمٌ سے مراد یہاں "جھوٹ بولنا" ہے اور عدوان کا معنی "ظلم و زیادتی کرنا ہے" یا پھر "اِثْمٌ" (جھوٹ بولنا) وہ گناہ ہے جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہے اور ظلم وہ زیادتی ہے جو ان سے تجاوز ہو کر دوسروں کو بھی پہنچتی ہے نیز مسارعہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں جلد از جلد شروع ہو جانا

سوال 137: لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبُّنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَآكَلِهِمُ السُّحْتُ... اس آیت

مبارکہ میں کن کن کی مذمت بیان کی گئی ہے؟ اور اس کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیان کریں؟

جواب: یہ آیت مبارکہ یہودیوں کی مذمت بیان کرنے کے لئے نازل کی گئی ہے کیونکہ وہ لوگوں کو برائی سے نہیں روکتے

جواب: لولا کالفظ کسی کام پر ترغیب دینے اور ابھارنے کے لئے بھی آتا ہے

سوال 139: وَقَالَتِ الْيَهُودُ دُيْدُ اللَّهِ مَغْلُوكَةً ط غَلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدُهُ

مَبْسُوطَتْنِ "يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ"۔ اس آیت کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: منقول ہے کہ جب یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جھٹلایا تو اللہ پاک نے جو انہیں مالی وسعت دے

رکھی تھی سب روک لی اور یہ لوگ سب سے زیادہ مال دار تھے تو اس وقت فحاص یہودی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

بندھا ہے

سوال 140: ہاتھ کے بندھے ہونے اور کھولا ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہاں ہاتھ کا بند ہو اور کھلا ہونا بخل و سخاوت سے کنایہ ہے

سوال 141: "يَدُ اللَّهِ مَغْلُوكَةً" "میں" ید "مفرد اور" بَلْ يَدُهُ مَبْسُوطَتْنِ "میں ید کو تشنیہ کیوں ذکر کیا

گیا؟

جواب: یہ اس لئے ہے تاکہ یہود کے قول کی تردید کرنے میں خوب مبالغہ کیا جاسکے اور اللہ پاک کے لئے سخاوت کے

ثبوت اور اس سے بخل کی نفی کو بہت زیادہ واضح کیا جاسکے کیونکہ سخی جب سخاوت زیادہ کرتا ہے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے

کرتا ہے

سوال 142: "يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ"۔ میں کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یعنی اللہ جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور آیت کا یہ جملہ سخاوت کے وصف کی تاکید کرتا ہے اور اس میں اس

بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک حکمت کے مقتضی کے مطابق خرچ کرتا ہے

جواب: اس آیت کا ترجمہ "اور اے محبوب یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اتر اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی" یعنی نزول قرآن کے وقت حسد کی وجہ سے انکار کرنے کیلئے ان کی سرکشی اور اللہ پاک کی آیات کے ساتھ کفر کرنا اور زیادہ ہو جاتا ہے

سوال 143: وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا... فساد سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی "اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں" اور اپنی کتابوں سے بنی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذکر پاک مٹانے اور لوگوں کو دین اسلام سے دور کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہتے ہیں

سوال 144: وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ... تورات اور انجیل کو قائم کرنے کا مطلب ہے؟

جواب: اور اگر قائم رکھتے تو ریت اور انجیل کو یعنی اگر وہ ان دونوں کتابوں کے احکام و حدود کو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف جو ان دونوں کتابوں میں مذکور تھے ان کو صحیح و سلامت رکھتے

سوال 145: وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ... اہل کتاب پر تورات و انجیل کے سوا دیگر کتب کیوں نازل کی گئیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ لوگ ان تمام کتب پر ایمان لانے کے مکلف تھے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے قرآن پاک مراد ہے

سوال 146: لَا تَكُلُوا مِنْ فَوَاقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ... یہ آیت مبارکہ کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یہ آیت مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا وسعت رزق کا سبب ہے

سوال 147: اللہ پاک کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا وسعت رزق کا سبب ہے اس پر دلائل بیان کریں؟

ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے کیے پر گرفتار کیا

(2) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

(3) وَإِنْ لَوْ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا ۖ

ترجمہ: اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے

سوال 148: مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ... آیت میں "مقتصدہ" کا معنی بیان کریں؟

جواب: ان میں ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان کی حالت میں میانہ روی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عداوت میں دوسرے یہود کی طرح راہ اعتدال سے تجاوز نہ کیا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مومنوں کا گروہ مراد ہے جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے دیگر ساتھی اور نصاریٰ میں سے اڑتالیس افراد

سوال 149: فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ... رسالہ کی دوسری قراءت بیان کریں؟

جواب: قاری نافع مدنی اور قاری ابن عامر شامی اور قاری ابو بکر کی قراءت میں "رسالاتہ" ہے

سوال 150: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ... اس

آیت میں پیغام خداوندی کی تبلیغ کے حکم دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پیغام خداوندی کی تبلیغ کا حکم مستقبل کے لئے ہے یا پھر مطلب یہ ہے کہ اب تک آپ کے رب کی طرف سے

سوال 151: وَاللّٰهُ يَعْصِيكَ النَّاسُ... کا معنی بیان کریں؟

جواب: اور اللہ پاک آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا اور وہ آپ کو قتل کرنے پر قادر نہ ہوں گیں اگرچہ کفار مکہ نے احد کے دن آپ کے چہرہ انور زخمی کیا اور کے سامنے کے مبارک دودانت شہید کر دیئے لیکن وہ آپ کو شہید نہ کر سکے یا پھر احد کے دن آپ کو جو مصیبت پہنچی تھی وہ اس وعدے سے پہلے پہنچی تھی کیونکہ اس آیت مبارکہ کا نزول اس کے بعد ہوا

سوال 152: فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ... اس آیت میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کافروں پر افسوس کرنے سے کیوں منع کیا گیا؟

جواب: سو آپ کافروں کے کفر سے غمگین نہ ہوں کیونکہ ان کے کفر کا وبال انہیں پر پڑے گا آپ کا کچھ بھی نہ بگڑے گا

سوال 153: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَى... "آمَنُوا" سے کون مراد ہے؟ اور الصائبون کی اعرابی صورت بیان کریں؟

جواب: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو زبان سے ایمان لانے کے دعویدار ہیں اور درحقیقت وہ منافق ہیں اور امام سیبویہ کہتے ہیں کہ "الصائبون" مرفوع مبتداء ہونے کی وجہ سے ہے اور اس کی خبر محذوف ہے اور مقصد اس سے یہ ہے کہ "ان" اور جو اس سے متعلق اسم و خبر ہے اس سے یہ (الصائبون) موخر ہے گویا عبارت اس طرح ہے "ان الذين امنوا والذين هادوا والنصارى (مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وََعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) والصائبون كذا لك" تو مطلب یہ ہوا کہ "مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وََعَمِلَ صَالِحًا... کو مقدم کیا اور الصائبون کی خبر کو حذف کر دیا پس الصائبون اپنی محذوف خبر کے ساتھ جملہ معطوفہ ہے

سوال 154: الصائبون کو مقدم کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

سوال 155: مَنْ أَمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ... مَنْ أَمِنَ بِاللَّهِ کی ترکیب بیان کریں؟

جواب: مَنْ أَمِنَ بِاللَّهِ "یہ مبتداء ہونے کی بناء پر محلا مرفوع ہے اور اس کی خبر "فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ" ہے

سوال 156: فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ "خبر ہے اس پر فاء کیوں داخل کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہے

سوال 157: لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِیْلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا... اس آیت میں "میثاق

سے کون سا وعدہ مراد ہے نیز بنی اسرائیل کی طرف رسولوں کو کیوں بھیجا گیا؟

جواب: میثاق سے مراد "توحید الہی کے متعلق پکا وعدہ" ہے اور بنی اسرائیل کی طرف اس لئے بہت سے رسول بھیجے

گئے تاکہ یہ رسول ان کو ان کی باتوں سے آگاہ کریں جن کو انہوں نے اپنے دین کے مطابق اداء کرنا ہے اور جن کو ترک کرنا ہے

سوال 158: كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ... یہ کون سا جملہ ہے نیز اس کی ترکیب بیان کریں؟

جواب: یہ جملہ شرطیہ ہے "رسلا" کی صفت ہے اور لوٹنے والی ضمیر محذوف ہے اور اصل میں "کَلَّمَا جَاءَهُمْ

رسول منهم" ہے

سوال 159: بِئْسَ لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ... تہوی انفسہم "سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس حصہ کا معنی ہے "جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی" وہ رسول تشریف لاتے ایسے شرعی احکام اور مشقت

طلب تعلیمات کے ساتھ جو ان کی خواہشات کے خلاف ہوتے

جواب: پہلا فریقا، کذبوا کا اور دوسرا فریقا، یقتلون کا مفعول ہے اور اللہ پاک نے قتل سے خوف دلانے کے لئے ماضی کی حالت کو بیان کرتے ہوئے لفظ مضارع ارشاد فرمایا، نیز اللہ پاک نے فعل مضارع "يَقْتُلُونَ" اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کو قتل کرنا انہی کا کام ہے

سوال 161: تکذیب اور قتل کے بارے قول بیان کریں؟

جواب: ایک قول کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانا یہود و نصاریٰ کو مشترکہ عمل تھا اور قتل کرنا یہود کے ساتھ خاص تھا کیونکہ انہوں نے حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہما السلام کو قتل کیا تھا

سوال 162: وَحَسِبُوا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةً... اس آیت میں "الا تكون" کی اصل کیا ہے نیز فتنہ کا معنی بیان کریں؟

جواب: قاری حمزہ، قاری علی کسائی اور قاری ابو عمرو بصری کی قراءت میں "ان لا تكون" کا "ان"، ثقیلہ سے مخفف ہے اصل میں "انه لا تكون" ہے "ان" کو شد سے خالی کر کے خفیفہ بنا دیا ہے اور "ه" ضمیر شان حذف کر دی گئی اسی لئے ان قراء نزدیک "الا تكون" (تكون کے نون پر پیش کے ساتھ) ہے

فتنہ یہاں سزا و عذاب کے معنی میں ہے

سوال 163: حسبوا فعل (جو گمان کیلئے ہوتا ہے) پر حرف "ان" کیوں داخل کیا جو کہ تحقیق کے لیے ہے؟

جواب: بنی اسرائیل کے دلوں میں یہ گمان (کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے پر انہیں کوئی عذاب نہ ہو گا) پختہ ہونے کی وجہ سے "ان" کو داخل کیا گیا

سوال 164: حسبوا دو مفعول چاہتا ہے تو اس کے دو مفعول کون سے ہیں؟

سوال 165: فَعْمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ... اس آیت میں ان کے اندھے اور بہرے ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وہ اندھے ہو گئے کہ انہوں نے جو کچھ دیکھا اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور بہرے ہو گئے کہ انہوں نے جو کچھ سنا اس پر عمل نہ کیا یا وہ رشد و ہدایت سے اندھے ہو گئے اور وعظ و نصیحت سے بہرے ہو گئے

سوال 166: ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ... اس آیت میں "کثیر منہم" کے بارے قول بیان کریں؟

جواب: یہ فعل میں ضمیر واو سے بدل ہے یہ کل سے بدل البعض ہے یا یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے یعنی "اولئک کثیر منہم" ہے

سوال 167: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ لِبَنِيِّ إِسْرَآئِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ... یہ آیت مبارکہ نصاریٰ کے خلاف کس طرح حجت ہے؟

جواب: مذکورہ آیت کا ترجمہ "بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب" اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے درمیان اور ان کے درمیان تفریق نہ کی اس طرح کہ آپ نے فرمایا کہ آپ بھی اللہ کے بندے ہیں تاکہ یہ بات نصرانیوں پر حجت ہو جائے

سوال 168: وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ... اس آیت میں ظالمین کا کیا معنی ہے نیز یہ کس کا کلام ہے؟

جواب: ظلم یہاں کفر کے معنی میں ہے یعنی کافروں کو کوئی مددگار نہیں اور یہ کلام اللہ پاک کا ہے یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے

سوال 169: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ... اس آیت مبارکہ سے ایک اشکال پیدا ہوتا ہے

جواب: اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کچھ نصرانی کہا کرتے تھے کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعینہ اللہ ہیں کیونکہ اللہ پاک بعض اوقات کسی وجود میں تجلی فرماتا ہے، سو اس وقت اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود میں تجلی فرماتا ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ افعال ظاہر ہوتے تھے جن پر ماسوا اللہ کے ان پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا جبکہ بعض نصرانیوں کا یہ مذہب تھا کہ معبود تین ہیں (1) اللہ پاک (2) حضرت مریم (3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد اور حضرت مریم ان کی والدہ ہیں تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا "وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ" اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا

سوال 170: مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ... اس آیت میں "من" کونسا ہے نیز آیت کا مطلب بیان کریں؟

جواب: "من" استغراق کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمام موجودات میں ہرگز کوئی معبود نہیں مگر ایک معبود ہے جو وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور جس کا کوئی ثانی نہیں اور وہ اکیلا اللہ پاک ہے

سوال 171: وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ... منہم میں "من" کون سا ہے نیز اللہ پاک نے "لیمسنہم" کیوں نہیں ارشاد فرمایا؟

جواب: "من" یہاں بیان کے لیے ہے جیسے اللہ پاک کے اس فرمان "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ" میں "من" بیان کے لئے ہے یا پھر من تبعیضہ ہے اور لیمسنہم اس لئے نہیں ذکر کیا کہ اسم ضمیر کی جگہ اسم ظاہر قائم کرنے سے ان کے کفر پر گواہی کا تکرار ہو جاتا ہے

سوال 172: مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ... اس آیت مبارکہ میں کس چیز کی نفی کی گئی ہے اور ارسل کس کی صفت ہے؟

جواب: اس میں اس بات کی نفی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفاء یاب کرنا اور

جواب: وَصَدَقْتُ بِكَلِمَتِ رَبِّهَا وَكُتِبَہ" اور اس (حضرت مریم علیہا السلام) نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی "اللہ پاک کے اس ارشاد پیش نظر آپ کو صدیقہ کا لقب عنایت کیا گیا

سوال 174: كَاَنَّا يَأْكُلُنَ الطَّعَامَ... آیت مبارکہ میں کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یعنی وہ دونوں ماں اور بیٹا کھانا کھاتے تھے اور چونکہ جو شخص کھانا کھانے کے لئے غذا اور دیگر لوازمات مثلاً ہضم کرنے، بھوک پیاس لگنے، کا محتاج ہو گا وہ لازماً گوشت، ہڈیوں، رگوں اور پٹھوں وغیرہ سے مرکب ہو گا جو دیگر اجسام کی طرح ان کے مخلوق و مصنوع و مرکب ہونے کی دلیل ہے لہذا وہ دونوں خدا نہیں بلکہ عبد خدا ہیں

سوال 175: قُلْ اَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ اَلَا نَفْعًا... آیت مبارکہ کا مطلب بیان کریں نیز رب کی صفت کیا ہے؟

جواب: اس آیت میں فرمایا "تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا" اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں یعنی کوئی چیز تمہیں اس طرح نقصان نہیں پہنچا سکتی جس طرح اللہ پاک تمہیں مال و جان میں نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ تمہیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے جس طرح اللہ پاک تمہیں نفع پہنچا سکتا ہے کیونکہ ہر انسان جو نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے وہ اللہ پاک کے پیدا کرنے سے ہوتا ہے تو گویا انسان ذاتی طور کسی چیز کے قدرت نہیں جبکہ رب عز و جل کی یہ صفت مبارکہ ہے اللہ پاک ہر چیز پر ذاتی طور پر قادر ہے اور کوئی مقدور اس کی قدرت اختیار سے خارج نہیں

سوال 176: وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ... اس کا تعلق کس کے ساتھ ہے نیز اس آیت کا معنی بیان کریں؟

جواب: یہ تعبدون کے متعلق ہے یعنی کیا تم اللہ پاک کے ساتھ شرک کرتے ہو اور اس سے نہیں ڈرتے حالانکہ کہ اللہ پاک تمہاری باتوں کو خوب سن رہا ہے اور تمہارے تمام برے عقائد کو خوب جانتا ہے

سوال 177: وَلَا تَتَّبِعُوا اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ... آیت کا مطلب کیا ہے؟

سوال 178: وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝... اہل کتاب سیدھے راستے سے گمراہ کیسے ہوئے؟

جواب: اہل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جھٹلا کر اور آپ سے حسد کر کے اور آپ سے بغاوت و سرکشی کر کے راہ راست سے بھٹک گئے

سوال 179: لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ الخ آیت مبارکہ کا نشان نزول بیان کریں؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ ہے "لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داود اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر" بعض کا قول ہے کہ ایلہ کے رہنے والوں نے جب ہفتہ کے دن سرکشی کی اور حد سے تجاوز کیا تو حضرت داود علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: "اے اللہ ان پر لعنت فرما اور انہیں عبرت کا نشان بنا" چنانچہ ہفتے کے دن شکار کرنے والے سب سرکش بندر بنادیئے اور جب ماندہ کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کفر اختیار کر لیا تو آپ نے کہا: "اے اللہ جنہوں نے دسترخوان سے کھانے کے بعد کفر اختیار کر لیا تو ان کو ایسا عذاب دے جو جہاں میں کسی کو نہ دیا ہو اور تو ان پر لعنت فرما جس طرح ہفتہ کے شکار کرنے والوں پر لعنت فرمائی" چنانچہ وہ سب کے سب لوگ خنزیر بنادیئے گئے اور وہ لوگ پانچ ہزار تھے

سوال 180: كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ... میں "منکر" کو "فعلوہ" کے ساتھ کیوں موصوف کیا گیا؟

جواب: منکر کو فعلوہ کے ساتھ موصوف کرنے کا معنی یہ ہے کہ فعل کہ بعد نہیں ہوتی

سوال 181: تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ... منہم "کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اگر آیت میں "فرما" اور "میں" تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، "اور اہل کتاب میں سے

جواب: ان کو مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن قرار دیا گیا ہے

سوال 183: ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قَتِيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ... قسيسين اور رهبانا

کا معنی بیان کریں اور اس میں کس بات کی علت موجود ہے؟

جواب: قسيسين کہتے ہیں عالم کو اور رهبانا کا معنی ہے عابد اور اس آیت میں عیسائیوں کا مسلمانوں کے قریبی

دوست ہونے اور ان کے ساتھ نرم گوشہ رکھنے کی علت بیان کی گئی ایک یہ کہ اے میں بعض عالم اور راہب ہیں، دوسرا اس لئے کہ ان میں تواضع عاجزی و انکساری پائی جاتی ہے جب کہ یہود کا معاملہ اس کے برعکس ہے